© rasailojaraid.com

یہ خیال صحیح نہیں ہے کہ اسلام نے انسان کے ذہن کو ابدی زندگی کے تصور سے آشنا بنا کر اسے ہدایت کی کہ وہ اخروی عوض کی امید پر ہر قسم کے ظلم، حق تلفی اور ناانصافی کو برداشت کرتا رہے۔ اس تصور کو انسانی دل و دماغ میں پیوست کرنے کا مقصد محض اس کے کاموں میں انضباط اور توازن قائم کرنا ہے۔

نظام اسلامی کا بنیادی امتیاز ابدی زندگی کا تصور اور اخلاقی تربیت کا مخصوص بندوبست ہے۔ اس نظام کی نظر فرد اور قوم دونوں کے اوپر ہے۔ اسلام ان کے حقوق کا اعتراف کرتے ہوئے ان میں اعتدال اور توازن پیدا کرتا ہے۔ اس کے نزدیک نہ فرد کو قانون سازی اور حکام کے تقرر کا حق ہے اور نہ جماعت کو۔ دونوں اپنے خالق کے بنائے ہوئے قانون کے پیرو اور اس کے انتخاب کردہ حکام کے فرماں بردار ہیں۔

ہر وہ معاشی نظام جس کی تشکیل زندگی کے ابدی تصور اور انسان کی اعلیٰ اخلاقی تربیت کو نظر انداز کر کے ہوگی، وہ ہمیشہ مشکلات عالم کے حل کرنے میں ناکامیاب ہوگا۔ وہ کبھی لوگوں کے ذاتی جذبات کا ساتھ دے کر جماعت کے حقوق کو پامال کر دے گا اور کبھی جماعت کے مفادات کے تحفظ کے لیے لوگوں کی فطرت کا گلا گھونٹ دے گا۔ ان کے ساتھ ناانصافی کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اس نظام اور ان کے جذبات کے درمیان مسلسل کشمکش رہے گی۔ یہی نہیں بلکہ خود معاشرتی نظام کا وجود ہر وقت خطرے میں رہے گا کہ کہیں اس کے چلانے والے ہی اسے منقلب نہ کر دیں، کیونکہ فطری جذبات سے ان کے دل و دماغ بھی خالی نہیں ہیں۔ پھر خوش قسمتی سے ان کی من مانی کارروائیوں کے واسطے میدان بالکل خالی ہے۔ ان کی حرف گیری اور نکتہ چینی کے لیے کوئی موجود نہیں ہے۔ نظام مارکسی نے انھیں کل و جز کا اختیار دیدیا ہے۔ کسی کو چون و چرا کرنے کا حق نہیں ہے۔

© rasailojaraid.com